حصہ دوم

سوال نمبر 2

حصہ: (۷) :-

جواب :-

"محسن محلہ" افسانے میں اشفاق احمد نے ماسٹر الیاس کی شخصیت کے بارے میں ذکر کیا ہے۔

شخصیت :-

اشفاق احمد نے بتایا کہ ماسٹر الیاس نہایت نیک صفت انسان تھے۔ آپ صاف گو طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کو معاشرے میں زندگی گزارنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔ آپ مبالغے سے

سے کام نہیں لیتے تھے، شیخی نہیں بگھارتے تھے، کسی کا مذاق نہیں اڑاتے تھے۔ عداوت سے کام نہیں لیتے تھے۔ آپ اتنے صاف گو اور کینے سے پاک انسان تھے کہ گویا انسان ہی نہیں لگتے تھے۔

دوستی نہ کرنے کی وجہ

اشفاق احمد اپنے افسانے میں بتاتے ہیں کہ ماسٹر الیاس کو دنیا کے ساتھ چلنے کا ڈھب نہیں آتا تھا۔ وہ اردو بولتے تھے تو تذکیر و تانیث اور علم بیان کی کافی غلطیاں کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کا چہرہ بھی ایسا تھا کہ اسے دیکھ کر ہمدردی نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے کوئی بھی ماسٹر الیاس سے دوستی نہ کرنا چاہتا تھا۔

4

حصہ ا7

جواب ۴

افسانہ مائیں میں احمد ندیم قاسمی نے محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ صاحب کے جواب کا ذکر کیا ہے۔

راجہ صاحب کا جواب

راجہ صاحب اور خواجہ صاحب کی بیگمات کی لڑائی پورے محلے میں مشہور تھی۔ اس لیے محلے کے ایک بزرگ نے راجہ صاحب کو روک کر کہا کہ آپ دونوں کی بیگمات ہر وقت لڑتی ہیں جس سے محلے کا ماحول خراب ہو رہا ہے۔ آپ دونوں ان کو سمجھائیں کہ وہ آپس نہ لڑیں تو اس پر راجہ صاحب نے یہ جواب دیا کہ دو ساتھ میں رکھے ہوئے برتن بھی لگ کر آواز پیدا کرتے ہیں تو پھر یہ تو

جیتی جاگتی انسان ہیں اگر آپ کو ہماری بیگمات کو سمجھانا ہے تو اپنی بیگم کو بھیجیں تو یہ مناسب رہے گا۔ عورتوں کے معاملے میں ہمارا بولنا مناسب نہیں ہے۔

حصہ vii

سوال جواب نمبر

اخلاقی سبق:۔

افسانہ کتبہ غلام عباس نے لکھا ہے۔ اس سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ انسان جو سوچتا ہے وہ نہیں ہوتا۔ حسین صاحب اپنی مستقبل کی زندگی کے بارے میں منصوبے بنا رہے تھے کہ میں ترقی کروں گا۔ تو نیا گھر لوں گا۔ اس کتبہ پر اپنا نام کندہ کر کے اس کو اپنے گھر کے باہر نصب کروں گا۔ لیکن حقیقت میں

ایسا نہ ہوا وہ کتبہ اس کے گھر کے باہر نصب ہونے کے بجائے اس کی قبر پر لگا دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے وہ نہیں ہوتا بلکہ جو اس کی قسمت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ انسان کو دنیاوی و نفسانی خواہشات میں الجھ کر کے اپنے اصل مقصد بھول جاتے ہیں۔ ہمیں جس کام کے لیے بھیجا گیا ہے ہمیں وہی کرنا چاہیے اور آخرت کے لیے کچھ نہ کچھ سامان جمع کر کے اس دنیا سے جانا چاہیئے۔

حصہ ×ا

صنعتِ تجنیسِ تام

وہ کلام جس میں دو الفاظ جو تلفظ اور کتابت میں متشابہ ہیں لیکن دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہوں۔ ایسی صنعت کو تجنیسِ تام کہتے ہیں۔

مثالیں:-

یک بہ یک چلا کے وہ اٹھا پکار
مار تیرے ہاتھ میں ہے اس کو مار

وضاحت:-

اس شعر میں لفظ مار
تجنیس تام ہے۔

چمن پہ اپنی کس نے نگاہ ڈالی ہے آج
کہ کھلکھلاتی ہے گل کی ہر اک ڈالی آج

وضاحت:-

اس شعر میں
ڈالی تجنیس تام ہے کیونکہ (ڈالی) دو
معنوں میں استعمال ہو رہا ہے۔
ڈالی ← شاخ
ڈالی ← نظر ڈالنا

جسے میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلا میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

وضاحت:-

اس شعر میں لفظ "مکین" دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

حصہ ×

نظم:-

بڑے ڈرپوک ہو

اس نظم بڑے ڈرپوک ہو جو وزیر آغا نے لکھی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں شاعر فرماتے ہیں کہ اے تارو تم بڑے ڈرپوک ہو۔ تم صرف رات کو ہی اپنا جلوہ دکھاتے ہو۔ رات کو ہی آسمان پر نمایاں ہوتے ہو۔ تم اتنے ڈرپوک کیوں ہو۔ شاعر

فرماتے ہیں کہ اے تارو! سورج کو
دیکھو وہ کتنا اکیلا ہے لیکن پھر بھی
آسمان پر تنہا تنہا نمایاں ہوتا ہے
اس کے ہاتھ میں گول پیمانہ ہوتا
ہے جو وہ تھامے ہوئے اپنی روشنی
سے پوری دنیا کو منور کر رہا ہے۔
تارو تم رات کو چاند کی روشنی کے
پیچھے چھپ کر آتے ہو۔ جیسے ایک
بچہ اپنی ماں کی اوڑھی ہوئی چادر
میں چھپ جاتا ہے تم بھی بالکل اسی
طرح چھپ کر نکلتے ہو۔ تم سورج سے
ہی کچھ سیکھ لو۔ اسے معلوم
ہوتا ہے کہ جب میں غروب ہو جاؤں
گا تو میں مر جاؤں گا اور موت کو
اپنے گلے لگا لوں گا۔ لیکن اس کے باوجود
بھی وہ غروب ہوتا ہے تاکہ اگلی صبح
نئی آب و تاب اور چمک سے وہ آسمان
پر چمک سکے۔ لیکن اے تارو! تم بڑے
ڈرپوک ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے
آسمانوں میں کسی نے چمکتی ہوئی کیلیں
ٹھونک دی ہوں۔

حصہ xi

جواب

(سقراط) ناول جو مہدی افادی نے لکھا ہے اس میں انہوں سقراط پر لگے الزامات کا ذکر کیا ہے۔

الزامات:-

سقراط کے مخالفین نے ان پر یہ الزامات لگائے کہ وہ لڑکوں کو اپنے والدین کی اطاعت سے روک رہیں ہے۔

سقراط لڑکوں میں وطن مخالف جذبات ابھار رہا ہے۔

سقراط ایتھنس کے لوگوں کے اخلاق خراب کر رہا ہے۔

سزا:-

سقراط پر لگائے گئے الزامات کو حکومت نے بھی سچ ثابت کر دیا - اور سقراط کو سزائے موت سنا دی - اس وقت ایتھنس میں سزائے موت کے لیے زہر کا پیالہ دیا جاتا تھا - تو سقراط کو بھی یہی سزا دی گئی - سقراط نے زہر کا پیالہ منہ سے لگایا اور ہمیشہ کے لیے امر ہو گیا -

حصہ xiii

بڑھے چلو کا مرکزی خیال:-

نظم بڑھے چلو جو اختر شیرانی نے لکھی ہے - وہ بڑھے چلو میں نوجوانان وطن کو ملک و قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تاکید کر رہے ہیں -

نکات :-

اختر شیرانی فرماتے ہیں کہ اے وطن
کے نوجوانو! اگر تمہارے راہ میں
سمندر، دریا، جنگلات، ٹڈی جو
کچھ بھی آئے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرو
اپنے وطن کی ترقی کے لیے اپنی جان
قربان کر دو۔
وطن کی راہ میں آنے والے دشمنوں کی
صفوں کو چیرتے ہوئے آگے جاؤ۔
دشمن کے مقابلے کے لیے اپنی تیز ترار
تلوار کا استعمال کرو۔ جو دشمنوں پر
ذرا بھی رحم نہیں کرتی۔
اپنے وطن کے لیے شہادت کے جذبہ پر
فائز ہو جاؤ۔ یہ غازی کا مرتبہ
حاصل کرو۔ ہر حال میں اپنے ملک کا
دفاع کرو۔

حصہ ۱۷

استدراک:-

کلام میں جب دو جملے اس طرح استعمال ہوں کہ وہ ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔ ایسے جملوں کے شروع میں لیکن، اور، پر وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔

قسمیں:-

نفی جملے
مقدی جملے
تصدیقی جملے

نفی جملے:-

ان جملوں میں دوسرا جملہ پہلا جملے کی نفی یا رد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں:-

باتیں بنانا تو آسان ہے لیکن کام کرنا مشکل۔

۶

اتنی محنت اور اتنی کام چوری۔

تم بہادر تو ہو لیکن اچھے انسان نہیں۔

میں سکول پہنچی لیکن پرچہ ختم ہو چکا تھا۔

مقری جملے:-

مقری جملوں میں دوسرا جملہ پہلے جملے کو محدود کر دیتا ہے۔

مثالیں:-

وہ وعدے تو کرتا ہے مگر ان کو پورا نہیں کرتا۔

علی خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے۔

اسلم سچ تو بولتا ہے مگر وقت کے مطابق۔

تصدیقی جملے:-

ان میں دوسرا جملہ پہلے جملے کی تصدیق کرتا ہے۔

مثالیں:-

میں اس سے دوستی کروں گا کیونکہ وہ مخلص ہے۔

وہ یقین کرنے کے قابل ہے کیونکہ وہ سچ بولتا ہے۔

کل بارش ہوگی کیونکہ میں نے موسم دیکھا ہے۔

DM

حصہ xiii

رموزِ اوقاف:-

رموزِ اوقاف

لفظ رمز سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں اشارہ - جبکہ وقف کے معنی ہیں ٹھہراؤ -

تفصیلیہ (:-)

کسی عبارت کی تفصیل بیان کرنی ہو

① لائبریری کی کتابوں کے لیے لکھی گئی کتابیں یہ ہیں :- بانگِ درا ، بالِ جبرائیل

② میں نے جو رنگ منگوائے وہ یہ ہیں :- کالا ، نیلا ، پیلا

③ میرے بھائی نے جو کھلونے منگوائے وہ یہ ہیں :- گاڑی ، کار ، بائیک

کسی عبارت کی مثال بیان کرنے کے
لیے استعمال ہوتا ہے۔
مثلاً:۔
① نخل سرسبز
② ٹھنڈا پانی
③ گرم چائے

کسی عبارت کے بارے میں کوئی تفصیل
لکھنی ہو۔

① میری روداد سنو:۔ میں سکول گئی پھر
وہاں سے کلاس میں - - - - - - -

② میں ایک کہانی لکھنے والی ہوں:۔ جب
میں رات کو کمرے میں گئی تو دروازہ - - -
- - - - - - -

③ میں تمھیں ایک بات بتاتی ہوں:۔
میں تم کو کل ایک تحفہ دوں - - - - - -
- - - - - - -

4+1= 5

حصہ viii

منظور کا خلاصہ

سبق منظور سعادت حسن منٹو نے
لکھا ہے ۔ اس سبق کا مرکزی
کردار منظور ہے ۔ وہ تو بہت
صاف گو اور چہکنے والا انسان
ہے ۔ وہ بہت خوش اخلاق تھا
وہ ہر کسی کے ساتھ پیار سے بات
کرتا تھا ۔ اس کا نچلا دھڑ مفلوج
ہو گیا تھا ۔ کیونکہ وہ ایک دن
کھیل کر گھر آیا تو وہ نہا لیا اور
گرم جسم پر ٹھنڈا پانی ڈالنے کی
وجہ سے اس کا نچلا دھڑ مفلوج
ہو گیا ۔ وہ بہت ہی امیر لپسز
انسان تھا ۔ اختر ہسپتال میں لایا
گیا اس کو کورونری تھرمبوسس
کی بیماری لاحق تھی ۔ وہ لڑکی
سے باتیں کر رہا تھا ۔ اختر اور

منظور کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی وہ اچھے دوست بن گئے۔ اختر زندگی سے مایوس تھا اور وہ مرنا چاہتا تھا۔ لیکن منظور نے اسے جینے کا ڈھب سکھایا اور اسے بتایا کہ زندگی بہت حسین ہے۔ یو وہ امید کی لہر اس میں دوڑ گئی وہ ٹھیک ہو گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ تم گھر چلے جاؤ گے۔ تو اسے بہت افسوس ہوا۔ اگلے دن اس کے ساتھ والا بیڈ خالی تھا۔ نرس نے اسے بتایا کہ وہ مر چکا ہے۔ منظور نے اس کو زندگی کی امید دی اور خود دنیا سے کوچ کر گیا۔

حصہ سوم

سوال نمبر 3

الف:۔

حوالۂ متن:۔

سبق کا نام:۔

فاقہ میں روزہ

مصنف کا نام:۔

خواجہ حسن نظامی

سیاق و سباق کا حوالہ

اس سبق میں خواجہ حسن نظامی نے
مغل بادشاہ کے برے حالت کا ذکر کیا
ہے۔

مرزا سلیم جو آخری مغل بادشاہ
بہادر شاہ ظفر کے بھانجے تھے۔
مرزا سلیم ہندوستان کے حالات
دیکھ کر اپنی بیوی ماں اور بیوی
کو دہلی سے دور ایک شہر موہیتول
میں لے گیا۔ پہلے تو گاؤں والوں
نے ان کا خیال رکھا لیکن بعد میں
انہوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ اور ان
کا ٹھکانہ بھی ان سے چھین لیا وہ
ایک چھپر کے نیچے رہنے لگے۔ ان کا گلہ
بھی سیلاب سے بہہ گیا۔ ان کے حالات
بہت خراب ہو گئے۔ روزوں کے دن
تھے۔ بھوک و پیاس کی حالت میں
روزہ رکھتے تھے اور جب روزہ
کھلتا تو کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا
تو اس وجہ سے وہ بہت روتے دھوتے
تھے کیونکہ پہلے انہوں نے بہت اچھی
زندگی گزاری۔ شرم کی وجہ سے وہ
کسی سے صدقہ اور زکوۃ بھی نہیں
مانگتے تھے۔

تشریح:-

مرزا سلیم کی
بیوی کا ذکر ہوا ہے۔ جو
بہت نازوں سے پلی تھی وہ
مغل بادشاہ کے خاندان سے
تعلق رکھتی تھی۔ اس لیے اب
ان مشکلات میں ان کو سب سے
زیادہ مشکل پیش آ رہی تھی۔
اس وقت دہلی کے جو حالات چل
رہے تھے وہ حالات ہی ان کی
ہلاکت کے لیے کافی تھے۔ لیکن
دہلی کے حالات سے تو ان کی جان
بچ گئی لیکن پھر میں میواتیوں
کے گاؤں میں جو مصائب ان کو
برداشت کرنے پڑے وہ برداشت
کے باہر تھے وہ ان حالات کا
مقابلہ نہ کر سکیں اور بھوک اور
پیاس کی وجہ سے ایک جھٹکے سے
ہی ہلاک ہو گئیں۔ صبح ہوئی تو
گاؤں والوں کو خبر ہوئی کہ مرزا

سلیم کی بیوی وفات پا چکی ہے
گاؤں والوں نے ان کے کفن دفن
کا انتظام کیا - اور یہ لڑکی جو
کبھی شہزادی ہوا کرتی تھی -
اس غریب گاؤں میں ہمیشہ
کے لیے سو گئی - اور اس گاؤں
میں اس کو دفنا دیا گیا -

8

سوال نمبر ۹

الف :-

بحوالہ شاعر :-

نظم :- جواب شکوہ

KHYBER PAKHTUNKHWA

شاعر کا نام:-

علامہ محمد اقبالؒ

انتخاب:-

بانگِ درا

تشریح:-

شاعر علامہ محمد اقبال اس شعر میں مسلمانوں پر تنقید کر رہے ہیں کہ میں نے جب اللہ سے شکوہ کیا کہ اے اللہ تو صرف کافروں پر ہی اپنا کرم کرتا ہے تو اللہ نے جواب شکوہ میں جواب دیا کہ اے بندے تو مجھ سے گلہ نہ کر۔ کیونکہ پہلے مسلمانوں کی حالت تو دیکھ۔ کہ

مسلمان کیا رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان
کہنے کے قابل نہ رہے۔ کیا مسلمانوں
میں وہ ہمت باقی بچی ہے جو
ان کے آباؤ اجداد میں تھی۔
مسلمانوں میں ہمت ختم ہو چکی
ہے۔ مسلمانوں کے زورِ بازو میں
طاقت باقی نہ رہی ہے۔ مسلمانوں
کے دل الحاد کے خوگر ہو گئے ہیں
یعنی یہ بری قوتوں کا شکار ہو
گئے ہیں۔ ان کے دل سے اسلام
اور اسلامی روایات ختم ہو چکی
ہیں۔ وہ مغربی طرز کے روایات
کا خوگر ہو گئے ہیں۔ مسلمان جو
امتِ مسلمہ ہے۔ آپ جیسے عظیم
نبی کی امت ہے۔ وہ امت اپنے
کارناموں سے آپ کا نام خراب کر
رہی ہے۔ اور آپ کے لیے باعث
شرم ہیں۔ آپ نے ان کو جو
تعلیمات سکھائی تھیں یہ ان سے
منہ موڑ رہے ہیں اور روگردانی کر
رہے ہیں۔ شاعر مزید فرماتے ہیں

کہ پہلے زمانے میں بتوں کو توڑنے والے
تھے۔ اپنی تاریخ کو ہی دیکھ لو۔ حضرت
ابراہیمؑ جو آذر کا بیٹا تھا۔ اور وہ
بتوں کو بناتا تھا اور ان کی پوجا کرتا
تھا۔ اللہ نے اسی کے گھر میں ابراہیمؑ
کو پیدا کیا جو بتوں کو توڑنے والا
تھے۔ اپنی قوم کے میلے پر جانے کے بعد
انہوں نے اپنی قوم کے بنائے ہوئے بتوں
کو توڑ دیا تھا۔ اور اب دیکھو مسلمان
بت توڑنے کے بجائے بت بنانے والے بن
گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ پستی
کا شکار ہو رہے ہیں۔ پہلے مسلمان
اللہ کی یاد کے نشے میں جھومتے تھے
اب یہ مسلمانوں کا حال ہے کہ وہ دنیاوی
نشے میں کھوئے ہوئے ہیں۔
یعنی [illegible] نفسیاتی خواہشات
کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور ان کی
پیروی کر رہے ہیں۔ مسلمان اپنی
غفلت کی وجہ سے روگرداں ہو گئے ہیں
پہلے کے مسلمان حرم کعبہ کو اپنا گھر
سمجھتے تھے اور ان کو اپنا عبادت کا

گھر سمجھتے تھے لیکن اب مسلمان اپنی
دنیاوی طاقتوں کے پیچھے بھاگ
رہے ہیں اور پھر اللہ سے شکایت
کرتے ہیں کہ اللہ ان کو کامیابیاں
دے

سوال نمبر ۲

مضمون:-

میرا پسندیدہ مشغلہ:-

تعارف:-

پسندیدہ مشغلہ وہ ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کو پسند ہوتا ہے۔ پسندیدہ مشغلہ وہ

ہوتا ہے جو انسان اپنی خوشی سے
کرتا ہے۔ کوئی اس کو یہ کرنے پر
مجبور نہیں کرتا۔ اس لیے ہر کسی
کا کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور ہوتا
ہے۔ جو وہ باقاعدگی سے کرتا ہے۔
اسی طرح میرا بھی پسندیدہ مشغلہ
ہے۔ جو میں بہت خوشی سے کرتی
ہوں۔ میرا پسندیدہ مشغلہ
باغ بانی ہے۔

باغ بانی ۔

باغ بانی میرا پسندیدہ مشغلہ ہے
باغ بانی میں بہت شوق سے کرتی
ہوں۔ باغ بانی میں باغ اور چمن
میں پھول لگانا۔ پودوں کی حفاظت
کرنا۔ پودوں کی گوڈ کرنا۔ بارش
اور دھوپ سے ان کو بچانا۔ ہر موسمی

صورتحال اور حالات میں ان پودوں کو
بچا کر رکھنا۔

باغبانی پسندیدہ مشغلہ کیوں ہے؟

باغبانی میرا پسندیدہ مشغلہ اس لیے
کیونکہ میرے ابو کو باغبانی کرنا پسند
ہے وہ بھی روزانہ پودوں کو پانی
دیا کرتے تھے ان کا خیال رکھتے تھے
ہر مشکل سے مشکل حالت میں ان
پودوں کو بچاتے تھے۔ جس کی وجہ سے
گھر بہت خوبصورت لگتا تھا۔ اور
سب بہت خوش ہوتے تھے۔ سب کی
خوشی کا راز باغبانی تھا۔ اس لیے
میں نے بھی یہی مشغلہ چنا۔ کیونکہ
میں بھی دوسروں کی خوشی کا ذریعہ
بننا چاہتی ہوں۔

باغ بانی کے فائدے:-

باغ بانی کے بہت سے فوائد ہیں - ہر طرف پھول و پھل لگانے سے خوشگوار ماحول پیدا ہوتا ہے - ہر طرف خوشبو ہی خوشبو ہوتی ہے - سہانے مناظر نظر آ رہے ہوتے ہیں - باغ میں طرح طرح کے پھول لگانے سے نئی نئی خوشبوئیں پھیلی ہوتی ہیں - جو صحت کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں -

ذہنی سکون کا باعث

باغ بانی ذہنی سکون کا باعث ہے - جب صبح سویرے جب ہم اٹھتے ہیں اور پھولوں کو دیکھتے ہیں تو ہماری صحت بہت اچھی ہوتی ہے - دوسرا یہ ہمارے ذہن کے سکون کا باعث بنتا ہے - جب ہم ان مختلف پھولوں کو دیکھتے ہیں تو ہمارا ذہن تازہ ہو جاتا ہے -

باغبانی ایک پیشہ۔

باغبانی اتنا مفید ہے کہ یہ آج کے دور میں ایک پیشہ بن گیا ہے۔ باغبانی زراعت کے ہی حصے میں آتی ہے۔ زراعت کے شعبے میں باغبانی بہت ہی اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ اس سے ہم ملک کا نام بھی روشن کر سکتے ہیں۔

ملک کے لیے اہمیت۔

باغبانی بہت مفید ہے اگر ہم اس شعبے میں زیادہ سے زیادہ جائیں تو ہمارا ملک بہت ترقی کر سکتا ہے۔ ہر پیشے میں ہمارا ملک کامیاب ہے اور اپنی کامیابی کے لوہے منوا رہا ہے۔ اسی طرح ہمیں باغبانی کو ایک شعبہ بنا دینا چاہیے اور اس میں شمولیت اختیار کر کے ملک و قوم کا نام روشن کرنا چاہیے

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. 0767

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

باغ بانی کے اثرات

باغ بانی بہت مفید ہے۔ اس کے بہت سے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ باغ بانی کے شعبے میں اگر کوئی جائے گا تو ملک کا نام روشن ہوگا۔ میں بھی بڑی ہو کر باغ بانی کا شعبہ اپنا کر ملک کا نام روشن کروں گی۔ باغ بانی سے معاشرے پر بہت سے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

میرے گھر کا باغ:-

میرے گھر کا باغ بہت خوبصورت ہے۔ میں نے اپنے گھر میں بہت سے خوبصورت پھول لگائے ہوئے ہیں۔ سبزیاں اگائیں

ہوتی ہیں۔ جس سے گھر بہت خوبصورت
لگتا ہے۔ اور سب گھر والے میری تعریف
بھی کرتے ہیں۔

گھریلو استعمال:-

ہم باغ بانی کے ذریعے گھر میں بہت
سے سبزی اگائیں اور میں ان
سبزیوں کو گھر کے سبزی وغیرہ
بنانے میں استعمال کرتی ہوں۔

گھر کی خوبصورتی کا راز:-

پھول وغیرہ لگانے
سے گھر بہت حسین معلوم ہوتا
ہے۔ اور گھر والے بھی تعریف کرتے
ہیں۔ محلے والے بھی آتے ہیں اور
ہمارے گھر سے تازی سبزیاں لے کر

جاتے ہیں۔ جس سے ان کا فائدہ ہوتا ہے اور میں بہت خوش ہوتی ہوں۔

ذہنی سکون و تر و تازگی۔

باغبانی سے ذہن کو سکون ملتا ہے۔ اور انسان صحت مند ہو جاتا ہے۔ تازہ ہوتا ہے۔ خوشی ملتی ہے۔ منفی اثرات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور انسان کو خوشی ملتی ہے۔

انسانی صحت کا راز۔

باغبانی میں انسانی کی صحت کا راز پوشیدہ ہے۔ انسان

تروتازہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ فطری
بات ہے کہ جب اللہ کی بنائی ہوئی
قدرت کو انسان دیکھتا ہے تو وہ
خود بخود تروتازہ ہو جاتا ہے۔

اختتام:-

الغرض انسان
کی تروتازگی کا راز باغبانی پر
مشتمل ہے۔ انسان تبھی کامیاب
ہو سکتا ہے جب وہ باغبانی
کو فروغ دیتا ہے۔

B.I.S.E THE END KOHAT

l Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. U17S

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں